دہلی پنچ
۲۲ مئی ۱۹۱۵ء — ضمیمہ فضل الاخبار نمبر ۲۰ جلد ۱۲

اینجانب

دھمکیوں سے ہٹی ہی فوج ترک
زلزلوں سے پہاڑ یہ کھسکا

لوبھئی خیر ہوگئی ۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت ۔ ابھی چند جاند
اور چاند پہ گلٹ کرکے جو کچھ کھانا پینا ہو کھا پی لو ۔ آخر تو چھٹی کے دودھ کا مزہ چکھنے
کہ سے کم دو برس تک جو کہ بچے کسی کلیجہ سا بے زباں پر آہی جائیگا ۔ کیونکہ ابھی
تو نہیں مگر ہاں قیامت ہوگی اور ضرور ہوگی ۔ اور ضرور ہو کے رہیگی ۔ اینجانب بھی
کچھ ایسے ہی سلطان ہیں ۔ کسی پچھلے رمضان شریف میں کسوف و خسوف کے
آگے پیچھے ہوتے ہی اپنا اتنا ٹھٹکا بیٹھے تھے ۔ اور جان چکے تھے کہ یہ محشر خیزی
نشان ہے ۔ قیامت کبریٰ کے فتنے اٹھ کھڑے ہونے میں کچھ کور کسر باقی نہیں
رہی ہے ۔ طاعون و زلزلوں طوفانوں ۔ پہاڑی آتشفشانیوں ۔ تعطیل اشیا یوں
سے تمہیدی طور پر قیامت صغریٰ کے تماشے یا نانے میں اگر وہ لاکھوں آدمی جو
ہنگامہ محشر سے منکر یا دوری رہنا چاہتے تھے زیر زمیں ہوتے رہے ہیں ۔
اب ۔ الم غلبت الروم کی بھی پیشینگوئی کے حق ہونے کا وقت آگیا ۔ یورپین
ٹوپیوں کی ملی بھگت جنگ سے سلطان روم شہید ہونگے ۔ دنیا سمٹ کے ایک
جگہ ڈھیر ہونے کو تیار ہوگی ۔ اسی ادھیڑ بن میں تھے کہ حضرت سلطان اعظم
نے تابہ پر تابیہ جتانے کو نعیم جیجیدی ۔ رہا سہا قیامت کا ادھر بھی تصفیہ لگی جگہ
گو ظنی یہی نے بھی خم ٹھونک کے ٹوک دیا لیکن حضرت سلطان اعظم
سرحدی جاہل پٹھان تو تھے ہی نہیں کہ صرف مونچھیں نیچی کرنے کرانے کے لئے
آستینیں چڑھا کر کشت بھر (مسلمان رعایا) کے خون سے اپنا دامن تر کرتے
آپنے تو فیصلہ کن نگیشن ہاتھ اٹھا لیا ۔ سلطان کے کاوا کاٹ جانے سے
معلوم ہوا کہ سے ایک اور بھی پلٹا ابھی دنیا لیگی ۔ شاید یہہ وہ سلطان
روم ہی نہیں جو سات پانچ سلطنتوں کی ملی بھگت سے شہید ہوں ۔ اسلئے
کہ ابھی تو چھوٹے مہدیوں کا تار بندھا ہوا ہے ۔ یہ تار ٹوٹے تو دجالیوں
کی چھپ چھپے ۔ پھر حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کی پیشگوئیاں ہوں ۔ غرض
ابھی مردوں کو لنگر لنگوٹا کس کے میدان قیامت میں چلنے کو تیار رہنا
چاہئے ۔ کہ حکم حاکم اور مرگ مفاجات کا کوئی ٹھیک وقت نہیں کسی دن
لوگوں سے سُن لینا کہ یہی کہتے کہتے آنکھیں تو کھلی رہ گئیں اور دم نکل گیا ۔

خدا کسی کو مرگ انبوہ جشنے دارد کا تماشہ دکھائے ۔ آمین ۔

مردہ کو جلاتی ہے تری ناز کی آواز
اعجاز کا اعجاز ہے آواز کی آواز

حضرت گانا بھی عجیب سحر ہے کہ بھلے چنگے آدمی کو مبہوت کر دیتا ہے ۔
اور اُس پر کسی حسین خوش آواز کا گانا کسی عرس میں خدا کی پناہ ۔ آدمی دنیا و
مافیہا کی خبر سے بے خبر ہو جاتا ہے ۔ نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا ۔ بعض نامی گرامی
خانقاہوں کے از کار رفتہ بوڑھے رونق بگاڑ بیٹھے ہیں نے عرس کی شب
ختم کے وقت زرق و برق پشواز و باسازو والی چوٹی باز رنگ سریوں کے ادخال
سے خاک چاٹ کے کانوں کو سارنگیوں کی کھونٹیوں کی طرح بہت کچھ کھینچا
تانا شروع کر دیا ہے ۔ لیکن حسن پرست مجرد جو ہر وقت توحید کے ساتھ
علم تجرید میں جریدہ روزگار رہتے رہتے ہیں ۔ انکا خیال قوت کی اونگلی بچا
ملتلی کرکے انکو کہتا ہے کہ ایسے ہنگامہ کے ہنگامہ میں ان ناخواندہ مہمانوں کی
چنگ شنگ اور تھرک سے وہاں کے ضعیف البدنوں کی ہمدمی قوت کو تھوڑی
بہت ضرور تقویت ہو جاتی ہے ۔ انکی توبہ اور انکی آہ ہی تو بہ طرفہ تماشا ہوتی ہے
کہ دیکھنے والے کو اضطراری جھرجھری آکر کپکپی ایسی چھوٹ جاتی ہے کہ نہ دیکھی
نہ سنی ۔ ایک ہی الاپ سے ایک دفعہ ہی صوفی صافیوں کی محفل میں ہل چل پڑ جاتی
ہے ۔ ہاں اگر زبردستی سے پابستہ دگرے دست بستہ دگرے ۔
چاند کے گند سے پر بلکے کسی بھوکے پیاسے مصیبت زدہ دل کو اذیت پہونچائی جائے
تو بیشک جرم دل آزاری ہے ۔ یہ سدا سہاگن رنڈیاں بیچاری خانقاہوں پر کھنی
کے ساتھ اپنی ایڑی سے چوٹی تک کے پسینہ کی طیب کمائی میں سے خمس یا
عشر عشیر نذرانہ پیش کرکے اچھوتے چولہے کی خیری تانیں بھی تقسیم کر دیں تو کسے
سعادت دارین حاصل کرنے میں کسکو شبہہ ہو سکتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس
بیچاری کے برقعہ پوش فرقہ کے نخرے کا مجرہ مہذب صوفی بھی حسد سے کھاتی
کے جذبی کیفیت دکھلانے کو انہی پر ادھے ہو جاتے ہیں ۔ انہوں نے
جہاں انگڑائی لیتے ہی غنغنایا اور تجرید پسند صوفی فرض تک سے فارغ ہو گئے
ہاں سمجھدار لوگ کہتے ہیں کہ خوش وہ لوگ ہیں جو ایسے مجمع بے تمیزی سے الگ
تھلگ رہتے ہیں ۔ کیا کسی نے سنا نہیں بد بشنو تنہا کہ از تنہا بلا خیزد ۔
مگر افسوس تو یہ ہے کہ زمانہ موجودہ کی ہی سنئیا تنہائی پسند نہیں تنہا پسند ہے ۔ اسی لئے
تو ہندوستان میں سات دن اتنا اٹھ میلے ہوتے ہیں ۔ کاش میلوں کے میل کرنے والے

یاران ہم قالب

پئے تعظیم اٹھ اے دل کہ مسٹر پنچ آتے ہیں
وہ جب محفل میں آتے ہیں تو روتوں کو ہنساتے ہیں

اجی صاحب کوئی اندر ہیں - جی ہیں - کون صاحب ہیں - اجی تو پہلے کنڈی کھولو - جی کنڈی تو کھولونگا - جب آپ اپنا نام بتائینگے - اچھا صاحب ہوہم ہیں ہم - اجی تو کنڈی کھولدو - اجی صاحب میں تمکو نہیں جانتا - آپ اپنا اسم شریف صاف طور پر بتلائیں - اچھا صاحب ہم ہیں پ - ن - چ آیا آپکے خیال مبارک کے درمیان میں یا نہیں - اجی صاحب میں ایسا پڑھا لکھا نہیں ہوں - ان پڑھ آدمی ہوں آپ اپنا نام خلاصہ طور پر بتائیں - ارے بھئی تم تو بڑے ڈرپوک ہو - میاں ہم ہیں - دہلی پنچ - اخاہ آئیے حضور آئیے

اے آمدنت باعث آبادی ما

زہے نصیب جو آج آپکے قدم اس خاکسار کے غریب خانہ پر آئے لیجئے کرسی حاضر ہے تشریف رکھئے - اور لیجئے یہ ایک سلام کی گلوری آداب کا کتھا - بندگی کا چونا گڈ نائٹ کی چھالیا - تسلیم کی الائچی ڈالکر حاضر خدمت ہے نوش فرمائیں کہئے آج ادھر کو حضور کیونکر تشریف لائے - جی صاحب ہمارا آنا خالی از علت نہیں - جی کیوں - جی ہم آئے ہیں تمکو شرمندہ کرنے - تمکو نیچا دکھانے کو اجی صاحب یہ کیوں - کیوں صاحب ایک روز تم دفتر دہلی پنچ میں کچھ وعدہ کر آئے تھے کہ ہم یہ کام . . . . . کرینگے - کیا تم صرف انکو دم دیکر آئے تھے - جی ہاں میں بھولا نہیں ہوں - میں مجبور تھا - آپ جانیں دنیا میں خانگی معاملات سے فرصت کم ملی - اور اسپر ایک دو دنیاوی کام اور ایسے ان پڑے کہ بالکل فرصت نہ ہوئی - بعد ازاں جناب بی ننھی جان کی آنکھیں صاحبہ تشریف لائیں انکی خاطر تواضع سے فرصت کم ہوئی - پھر گردش ایام سے کچھ سفر در پیش آگیا - بعدہ حضرت بخار خاں تشریف لے آئے - آپ جانیں انکی مہمانی بھی فرض تھی - جناب ان بی آنکھ صاحبہ اور حضرت بخار خاں نے بیس روز کی مہمانی میں بھر کس نکال دیا - اب فرصت ہوئی ہے - اور انشاء اللہ کام . . . شروع ہونے والا ہے - دو چار روز میں خود حضرت کی خدمت میں ہو نکر کام شروع کرا دونگا - امید ہے ۲۴ مئی کے پرچہ سے پہلے کام جاری ہوگا - گر حضور براہ مہربانی مولانا ذبیح صاحب سے میری جانب سے سلام کہنا - اور آپ سفارش کراکر جلدی کام کرا دیجئیگا - بہت خوب اچھا لو ہم جاتے ہیں +

راقم رامچند مہاجنی سکول دہلی
بقلم سنت لال ٹانک چند

تعمیل حکم

بھیا پنچ - جی ہاں جی کی - کہو مزاج شریف کے کیا نقشے ہیں - کچھ نہ پوچھئے - وہ چار دن سے گرگری کے مرض میں مبتلا ہوں - دل بیتاب ہو رہا ہے - تو یوں نہ کہو - اب ہم سمجھے - ہاں کیا ؟ بس جان گئے - تو ہمیں بھی تو معلوم ہو کہ کیا سمجھے - آپنے شاید یکم مئی کے اخبار کا صفحہ چار کا پہلا کالم پڑھ لیا - ہاں پھر اس سے کیا - ہاں - انہیں ہری ہری چوڑیوں - چاندی کی انگوٹھیوں - گوٹا کے دوپٹے چھا جھن گا بھلی کرتی - سرخ اطلس کی انگیا - گلبدن کے پائجامے کے پھیر میں پڑ گئے ہونگے - اور کیا - توبہ توبہ - میاں اخبار تو روز پڑھ لیتا ہوں - مگر ان واہیات باتوں کا مطلق خیال نہیں کرتا - پناہ بخدا آپنے بھی کیا منگھڑت سنائی ہے - خیر بتلائیے کا بودی شیرینی بازاری کو سندھیوں نے خراب شیرینی کیوں دی ؟

میری رائے ناقص میں تو یہ آتا ہے کہ شاید جہاز کے کسی دشمنی نیچ کا باعث ہو جبھی تو انہوں نے ہمارے ہمعصر خواہ مخواہ دہلوی سے ایک ایسی پر تاثیر غزل کی فرمائش کی تھی کہ جسکا سندھیوں پر بڑا اثر ہو - اور بی صاحبہ کی تجارت میں مخل ہوں - مگر ہمارے معزز دوست نے کس خوبی سے آئی بلا ٹالی - مانتا ہوں استاد - لو وہ غزل دفتر پنچ میں پیش کئے ہی دیتے ہیں - اور حضرت پنچ سے التجا ہے کہ میری طرف سے بی صاحبہ سے دست بستہ عرض کر دیں کہ اس غزل کو کالے کپڑے میں تعویذ بناکر گورے ڈنڈ پر باندھ لیں - پھر دیکھو دن دونی رات چوگنی نہ ہوں تو کلوا بیرا اور بیٹا مالی کا ذمہ - مگر اور عرض کرنا کہ بوک جوک میں ہمارے دوست خواہ مخواہ دہلوی کو بھی کبھی کبھی جہاز پر سوار کراکر سکوہی گلی کی سیر کرا لایا کریں تاکہ سمندر کے قعر عمیق میں جہاز کے غرق ہو جانے کا احتمال نہ ہے -

غزل

ہمیں دیت میں وہ کچریا کچریا + رقیبوں کو بخشت میں شکی کے مٹکا
کہیں دیکھ پایا ہے عشاق کا دل + جو دیتے ہیں زلفوں کو جھٹکن پہ جھٹکا
برو تن میں من پھدروں کے نائبھ + پلاتی تلے بیسے مخفی دو دیچا

چتیں کو محبت سے عاشق کہتے ہیں + چنانچہ - وچونڈہ - چھونا و چیننا
خب وصل بھاگے یہ حیلہ بتا وہ + اٹھا ہے ہمارے نظم میں معرکا
رواں اشک جب بہت وصل سے تھم + تو سہوا کہا ہیں - نہ وہ بری بٹیا
بڑے بیٹھ رہیں جو اہم سنت ہیں + کہ انسان ہوا ہے غلیظوں سے پیدا

جو بوسہ کبھی ان سے مانگا تو بیکل
رقیبوں کے جاو کھاوت ہیں ٹھوسا

راقم بیکل دہلوی

تاڑی نوشوں کا جلسہ

ہا ہا ہا ہا ! گرمی کا زمانہ ہے - جیٹھ کا مہینہ ہے - بندہ ہے اور باسی خانہ ہے - باسن سے دل لگا ہے - پینا اور ہلا ہلا ہوا ہو ہو ہو ! کیا مزے دار تاڑی ہے - کھٹی ہے میٹھی ہے باسی ہے تاڑی ہے - پینا ہی بے نرالی ہے - قہ قہ قہ قہ - ابھی کوری کوری لبی ہے - نیا نیا پیالہ ہے - شیشہ کا گلاس ہے - ململ کا چھننا ہے - روٹی مع کباب ہے - واللہ کیا ہی مزیدار چکھنا ہے - پیالہ کو گردش ہے پینے کی کوشش ہے - مگر بے یار سب بے لطف ہے - ہائے - خدا جانے میرا گھنگل دوست کہاں ہے کہاں نہیں - ارے مسٹر بیج بہادر کہیں ہو - ہوت ہوت ہوت ابے تو کون سخرا ہے - جو ادھر سے منہ مابدولت کے مطبخ معظمہ میں آکر واہیات خرافات بک رہا ہے - ہاں ہاں - خدا منہ پسار ہیے - نہیں نہیں منہ سنبھالئے میں ہوں میں - تمہارا دوست - نام کیا ہے - اصطبل میں بلا کو دا - ہانت تیری زبان کی ایسی تیسی - استغفر اللہ - آپ بد تجربے نا توبہ حجرے سے نکلے بھی ہیں آپ ہی میرا نام و نشان معلوم ہو جائیگا - یا اللہ - آج صبح ہی صبح یہ کس پاگل آدمی سے مڈبھیڑ ہوگئی خدا خیر کرے - (دروازے سے نکلکر) ارماں کون ہو - کس طرف ہو -
ادھر دیکھئے کھڑا ہے - آپکا دوست (ادھر ادھر دیکھکر) اخاہ آپ ہیں مسٹر بید جھڑک آئیے آئیے - کہئے مزاج شریف تو اچھا ہے نا - اس قدر متوحش کیوں ہو رہے ہیں - آنکھوں میں یہ سرخی کیسی ہے - کھڑے کھڑے جھوم کیوں رہے ہیں - او ہو معلوم ہوا آج کہیں ڈھلی ہے ضرور - جبھی میں حرام سمجھتا ہوں - پھر یہ خماری کیسی ہے انکو نہ پوچھو - اس وقت میں تمہاری ملاقات کو آ رہا تھا - رستہ میں ایک باسی خانہ کے قریب پہونچا - تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہزاروں فرشتیل وہاں بیٹھے ہوئے تاڑی پی رہے ہیں - کسی کے منہ سے پیالہ لگا ہوا ہے - کوئی نشہ میں آکیس بائیں شائیں بک رہا ہے - بعضے ہونک بجا رہے ہیں - بعضے ٹھمک ٹھمک کر ناچ رہے ہیں - کوئی بیٹھا ہوا تان اڑا رہا ہے - اسکی سریلی صداؤں سے صاف یہی آواز آتی ہے کہ ؎

تاڑی ڈھال دے پیسہ ہمارا ہی گل بابو تاڑی ڈھال دے ۱۲

انگریج (الغرض) وہاں جتنے پینے والے تھے - سبھوں کا رنگ دماغ آسمان سے بھی دو بانس اونچے پر تھا - انہیں لوگوں کو دیکھکر مجکو بھی نشہ (نشہ) چڑھتا ہے - اور میرا کمبخت (میرا خستہ دل چاہتا ہے - کہ آج تاڑی والے چلے یار - تم بھی چلو نا بہل کے پیتے جائیں - کیونکہ تم تو اس فن میں استاد ہو - اور میں اس کوچہ سے ایک دم نابلد ہوں - مگر سنو تو کیا فی الحقیقت یہ بہت مزیدار چیز ہوتی ہے - اور اسکے پینے سے انسان عرش بریں پر پہونچ جاتا ہے - فرشتوں سے ملاقات ہوتی ہے - آسمان کی کل چیزیں آنکھ کے سامنے دکھائی دیتے ہیں - بھئی توبہ کرو توبہ - کیوں بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو - بھلا مجھے اور اس فعل لغو سے کیا واسطہ - اللہ تعالے اس لعنتی چیز سے بچائے - کیا تم نے نہیں سنا ہے کہ اسکے پینے والے جہنمی ہونگے اور قیامت کے روز طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کئے جائینگے - کہاں آسمان کہاں فرشتے - یہ سب ان مردوں کی شرارت ہے جو نشہ میں سطح انٹ شنٹ بکتے ہیں - ہاں اگر فی الواقع یہ بات ہے تو میں بے پئے تو بہ کرتا ہوں - تم گواہ رہو - توبہ نا توبہ - ٹوا نہیں نہیں توبہ ہزار بار توبہ - لاکھ بار توبہ - لو یار اجو سال بھر کی توبہ سے فرصت ہوگئی - چلو تھوڑی سی پی لیں - ہائیں - ابھی تو تم نے توبہ کی - اور پھر کہتے ہو کہ چلو تھوڑی سی پی لیں - ہاں بھئی - توبہ تو کر ہی چکے - سال بھر کا گناہ تو معاف ہی ہو گیا - اب پینے میں کیا مضائقہ ہے - لاحول ولا قوۃ - ارماں ہوش میں آؤ حواس پکڑو - کیوں اپنے ہاتھوں آپ بلا میں پھنساتے ہو - خدا کے لئے باز آؤ - ورنہ یاد رکھو ؎

ہوگی جو پوچھ پاچھ قیامت میں لے جناب - معلوم ہوگا پینا یہ تاڑی شراب کا

اے حضور - یہ نصیحت وصیحت تو میں سننے کا نہیں - آپ نہ جائیے نہ سہی میں تو جاتا ہوں وہاں جلسہ جمع ہوا ہے - جاکر خوب ڈھالونگا - ہو نہو چیز بہت اچھی ہے جب ہی تو آپ چپ چاپ مجھسے چھپا کر پیتے ہیں - آپ اپنی پارسائی جتانے کے خیال سے انکار کرتے ہیں کہ میں نہیں پیتا ہوں - ابی جناب ؎

خوب پہچانتے ہیں چور کو تھانے والے

جاؤ معلوم ہوا اب تمہاری بھی شامت آئی خیر - جیسا کروگے ویسا پاؤگے - مجھسے جہاں تک ہو سکا سمجھا سمجھا دیا - آیندہ اختیار باتی ہے - بہتر بجا ارشاد ہوا - آداب جاتا ہوں - قہ قہ قہ قہ قہ قہ قہ قہ قہ قہ رخصت + راقم حضرت آدم الظرفا

بقلم مسٹر بید جھڑک سج - ج - ز - پھلواری

بات تیری ہوائی وہم ہیں نوکدار نمدا

بھیا پنچ بہادر - علیک سلیک کو تو آج بالائے طاق رکھو - کیونکہ گرمی ہے
ذرا ہوشیار ہو جاؤ - دفتر کی خبر لو - نہیں تو اف سے بے ہو جاؤ گے - کیوں بھئی
خیر تو ہے؟ آج اتنا ڈراتے دھمکاتے چتونیں بدلتے ہوئے کیوں پہونچے - خیر تو ہے -
بھئی خیر تو سب کچھ ہے - یہ تو اپنے مہمان جان جال صاحب کی مہمان نوازی کرو -
بہت بہتر - مگر یہ تو بتاؤ کہ آپکا اسم شریف کیا ہے - ارے بھئی کیا بھول گئے -
نہیں پہچانتے - تعجب ہی تعجب ہے - آپ تو ماشاء اللہ بڑے مشہور ہیں - آپکا
ڈنکا تو دنیا کے ہر حصہ میں ابتدائے دنیا سے بجتا آیا ہے اور قیامت تک
بجتا رہیگا - آپکا نام نامی اسم گرامی حضرت طوفان باد علیہ الرحمۃ ہے - آپ
بھاگلپور میں ۱۱ مئی ۷ بجکے ۴۰ منٹ ۷ سکنڈ پر نازل ہوئے تھے - آپکا آنا کیا ہوا
قیامت برپا ہو گئی - گویا حضرت اسرافیل نے سور پھونک دیا - سور پھونکنے سے تو
پہاڑ مثل روئی کے گالے کے اڑ جاتے اور آپکی تشریف آوری سے تو بیچاری گرد مثل
عاشقان ہجراں نصیب کے گلی گلی کوچہ بکوچہ سرگرداں و پریشاں پھرنے لگی -
اور جہاں موقع ملا اپنا مسکن بنا لیا - ہاں ایک بات تو بھول ہی گئے بیچارے کونجڑے
لٹ گئے - ہر مکان سے آہ و بکا و زاری کی صدائیں بلند ہوئیں - سب کے
بدنوں پر کاغذی پیراہن نظر آنے لگے - آخر وجہ - وجہ تو ظاہر ہی ظاہر ہے -
پھر کیا پوچھتے ہو - زخم پر نمک پاشی کر رہے ہو - پنچ تمہیں بھی کیا بیوقت کی
شہنائی سوجھی ہے - جانتے تو ہو کہ آم کی فصل کا زمانہ ہے - سمجھ جاؤ کہ سب چوپٹ
ہو گیا ہوگا - اسے تو یہ کدھر سے کدھر بہک گئے - گرد کی حالت تو بتانا بھول ہی گئے
مت پوچھئے کہ گرد کا گند کہاں کہاں تھا - یہاں گرد - وہاں گرد - ادھر گرد - ادھر گرد
مکانوں پر گرد - کوئیں میں گرد - گنگا میں گرد - پانی کے خزانہ میں گرد - گویا اچھا خاصا
میرا بھی گرد ہی گرد ہو گیا تھا - ابھی آپ کہیں راستے میں جا رہے تھے کہ آپ کو
دور ہی سے دیکھکر تیز قدم بڑھایا اور چاہا کہ فوراً گیل پر سوار ہوکر اور اپنے
وطن مالوف کا راہی ہو کہ اب ڈبل مارچ کرتے ہوئے آپہونچے اور کوہ الم گرانے
لگے - جب مجھے کوئی چارہ نہ ملا تو مجبور ہوکر بھیا دہلی پنچ کی دوہائیاں دینی شروع
کر دیں - دہائی پنچ کا کہنا تھا کہ آپ مجھسے سو قدم دور ہٹ کر التجا کرنے لگے
کہ مجھے بھی کسی صورت سے وہاں تک پہونچا دو - لو بھیا پنچ لو میں رخصت +

راقم ایک غریب الوطن

بقلم آزاد از بھاگلپور

کیوں شکایت قحط کی ہو کیوں لبوں پر آہ ہو
آدمی دنیا میں جبکہ راہ سے بے راہ ہو

بابو پنچ دبنگ خاں مطبوعہ ۲ اپریل سنہ ۰۶ء میں ایک مضمون بعنوان ع

کسکو یاں روتی ہے کسکو کسکی یاد ہے

صفحہ اول کے دوسرے کالم میں مندرج دیکھکر ہمیں ظریف الدہر قحبوری سے دو دو
باتیں کرنے پر مجبور ہونا پڑا - گو ہمیں اس سے مطلب نہیں ہے - کہ روئے سخن کس
طرف ہے اور کیوں ہے - مگر اتنا ضرور سمجھ گئے ہیں - کہ اپنے وطن کے ایک رئیس
ابن رئیس کے لئے بوجہ نزاع باہمی بے وقت کی الاپ الاپی ہے - قحط سالی کی شکایت
جبکہ یہ امر منجانب اللہ ہے - کیوں ہو - اور اگر ہو تو بلاشبہ اپنے آپکو مخالف خدائے
قادر کا ٹھیرانا ہے - قحط کا اثر غریب اور امیر دونوں پر یکساں پڑتا ہے - آپکے
خیال سے ہی دیکھا جائے کہ جب قحط کے بدنتائج نے رئیسوں کا اس قابل کر دیا کہ
ٹوٹے مونڈھے پر بیٹھ کے مکھیاں مارنے - تو فرمائیگا - کہ آپ سے مرشد مگر بادشاہ
کی نہ معلوم کیا حالت ہوئی ہوگی - مصیبت زدہ عصمت مآب عورات جانکنی
ہونے کی حالت میں پہنچ گئیں تو کیا معلوم دوسری حسن پرورش لوگوں کو نہ کبھی خسارہ ہوا ہے
اور نہ ہوگا - بیکسوں ٹٹ پونجیے دوکانداروں نے ضرور ٹاٹ الٹ کر قرضخواہوں
کے قرضہ کو چٹ کرنے کی غرض سے دیوالہ نکل جانے کی منادی کرادی ہوگی - رنڈی
بازوں کی کمر کا کس نکل جانے کی بابت اگر بعد آزمائش لکھ دیا ہو تو غالباً صحیح
ہوگا - آئندہ جناب ظریف الدہر صاحب براہ عنایت سمجھکر سوچ کر لکھا کریں
بلکہ بہتر ہو کہ ہمارے ان اشعار پر عمل فرمائیں ع

نئی گھڑت

اپنی حالت پہ غور کرنا ٹھیک + اتنا ہوتا نہیں ابھرنا ٹھیک
بیحیائی سے اور ڈھٹائی سے + زندہ رہنا برا ہے مرنا ٹھیک
بادہ گوئی سے اور غیبت سے + آدمی کو خدا بچ کرنا ٹھیک
راستبازی سے نیک نامی سے + زندگی کے دنوں کو بھرنا ٹھیک
یاس کا ٹکڑہ کھانا بہتر ہے + بھیک سے پیٹ کا نہ بھرنا ٹھیک
راستبازوں میں ہو بنیاں مشہور + بات کہکر نہیں مکرنا ٹھیک

راقم بیان متھرادی

بقلم ظریف الزماں از کوسی